رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی ساڑھے چار روپے خریداروں سے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کرنا چاہیے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی ص ۶۵)

جلد ۳ | ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ء | یکشنبہ | مطابق ۲۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۴۴

مدینۃ المسیح علیہ السلام

(۱) حضرت اقدس ایدہ اللہ کی صحت کا حال بدستور ہے۔ کبھی کبھی طبیعت ذرا ناساز ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے حفظ و امان میں رکھے احباب دعا سے غافل نہوں۔ (۲) خاندان نبوت میں بفضلہ خیریت ہے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مرزا شریف احمد صاحب سلمہما اللہ لاہور تشریف لیگئے ہیں اخویم مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی انکے ہمرکاب ہیں (۳) جمعہ کو بعد نماز فجر شیخ غلام احمد صاحب واعظ نے حاضرین جماعت کو نہایت مفید موثر نصائح کیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے۔ (۴) خطبہ جمعہ میں حضرت امام اولوالعزم نے بڑے زور سے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کی غفلت سے تقسیم ورثہ کے متعلق بجائے حصص شرعی کے رواج کو قانون بنانیکا سوال مجلس واضع قوانین پنجاب میں زیر غور ہے

اخبار احمدیہ

پٹیالہ سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ سنور کے لیکچر کامیابی سے ہوئے۔ ہندو مسلمان ہر دو فرقوں کے لوگ میر قاسم علی صاحب کے لیکچر میں حاضر تھے۔ سب غور سے سنتے رہے حافظ روشن علی صاحب نے پر معارف خطبہ جمعہ پڑھا فالحمد للہ۔

تخت محل سے بابو الٰہی بخش صاحب سٹیشن ماسٹر لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس کا خطبہ جمعہ متعلقہ خواجہ صاحب پڑھا۔ اللہ اللہ حضرت مسیح موعودؑ کا وقت یاد آگیا۔ اور ایمان کی تازگی کا باعث ہوا

میرٹھ سے برادر مکرم منشی حامد حسین خانصاحب لکھتے ہیں۔ کہ عیسائیوں سے ایک گھنٹہ تک مباحثہ ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے ہمیں کامیابی حاصل ہوئی۔ رسالہ کسر صلیب کثرت سے عیسائیوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ کیا جائیگا۔ غیر احمدی لوگ بھی اب حضرت اقدس کی کتب کو پڑھنے کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ عہد فاروقی کی برکت سے لوگوں میں یہ تحریک پیدا ہو گئی ہے اور سلسلہ کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔

گجرات سے مکرم ماسٹر ہدایت اللہ صاحب پنشنر تحریر فرماتے ہیں چند دن ہوئے کہ حکیم مرہم عیسیٰ مع تین اشخاص یہاں آئے اور کسی نے کہا کہ وہ مختلف فیہ مسائل کے متعلق کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں میں اور مولوی امیر الدین صاحب نے انہیں کہا کہ مولوی محمد علی صاحب اور انکے رفقاء کے خیالات سے ہم اچھی طرح واقف ہیں اور ہمیں اپنے عقائد صحیحہ میں کوئی شبہ نہیں لہذا کسی تقریر کی ضرورت نہیں ہاں اگر کوئی نئی بات ہو تو ہم سننے کو تیار ہیں ورنہ ہم تضیع اوقات نہیں کرنا چاہتے۔ ان لوگوں نے ہمیں گمراہ کر کے اپنی طرف کھینچنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا لیکن خدا تعالیٰ نے ہی انکے فتنہ سے بچایا فالحمد للہ۔

(با اہتمام شیخ عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

لکھنؤ سے ایک مخلص دوست کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کیخدمت میں آیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ایسے طوفان پُرخطر کیوقت میں جبکہ ہزاروں مکانات مسمار ہو گئے اور کثرت سے جانوں کا نقصان ہوا احباب جماعت احمدیہ افراد اور انکے مکانات کو اللہ تعالٰی نے محض اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھا فالحمد اللہ علی ذالک۔

حضور نے انکو اپنے دست مبارک سے جواب لکھا۔ مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا کارڈ ملا۔ الحمد للہ کہ آپ اور دیگر احمدی خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ اللہ تعالٰی آپ لوگوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اہل لکھنؤ اگر غور کریں تو "صحنوں میں ندیاں" چلتی ہوئی دیکھکر مسیح موعودؑ کی صداقت کا قبول کرنا ان کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ لیکن افسوس کہ دل مر گئے ہیں۔ والسلام

ضرورت شادی منشی تصدق حسین صاحب ساکن بٹالہ قوم خوجہ ایک صالح نوجوان ہیں۔ تین ماہ گذرے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہاتھ پر سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ مخالفت کے باعث جہاں پہلے نسبت تھی وہاں سے قطع تعلق ہو گیا ہے پہلے شادی نہیں ہوئی۔ گذارہ خاصہ ہے جو دوست ان پر احسان ک

خبریں

جنگ شملہ کے پیغامات تار مورخہ ۲۷ ستمبر کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

روسی افواج نے اپنے محاذ کے تین مقامات سے آسٹرو جرمن سپاہ کو بھگا دیا اور دیلنا سے پسپائی کے وقت ان کی جو نازک حالت تھی اب ویسی نہیں رہی ہے۔ انہوں نے دیلنا سے جانب مشرق ۶۴ میل کے فاصلہ پر مقام ویلیکا پھر لیلیا ہے۔ جنوب میں قلعہ لکٹ پر بھی قابض ہو گئے ہیں اور وسط میں غنیم کو نہر پار بھگا دیا۔ روسی مراسلہ مظہر ہے کہ ریگا سے ۲۷ میل مشرق اور دریائے ڈونا سے ۶ میل جنوب مغرب میں جن دیہات کو جرمن دوبارہ لینا چاہتے تھے ان پر روسی ابتک متصرف ہیں ضلع ڈونسک میں لڑائی جاری ہے۔ اس سے ۱۲ میل جنوب مغرب اور ۲۰ میل جنوب کی طرف علاقہ جھیل میں بھی ایک جان توڑ مسلسل جنگ زور پر ترقی پر ہے ویلکا سے سنگینوں کے شدید دباؤ دے نے دشمن کے

تلوے اکھاڑ دیئے۔ اور ان کی گرفتار شدہ توپیں خود انہی کے خلاف کام آئیں نوو وگراڈ کے ۲۰ میل جنوب کی لڑائی میں غنیم بنقصان کثیر پسپا کیا گیا۔ روسی حملہ علاقہ لکٹ میں ۲۲ ستمبر کی شب کو خاصکر بہت کامیاب رہا شمال کے دیہات پر انہوں نے قبضہ کر لیا۔ جنکے علاوہ اسّی افسر ۴ ہزار جوان بھی گرفتار کئے۔ اگلے دن روسیوں نے قصبہ اوریل وغیرہ پر بھی قبضہ کر لیا۔

مغربی محاذ میں دشمن کے توپخانہ نے برٹش محاذ پر بہت مستعدی دکھلائی مگر ادہر سے جواب بھی بڑے کاری دیئے گئے۔ ہمارے طیارہ رانوں نے ویلنٹیین کے قریب دشمن کی راہ آمد و رفت پر کامیاب دھاوا کیا۔ فرنچ محاذ پر بھی طرفین سے شدید گولہ باری ہوئی۔

اطالین محاذ کی کوئی خاص خبر قابل ذکر نہیں ہے اور ٹریسٹ کی طرف اب اطالوی غالباً مزید ترقی نہ کر سکیں۔ مگر ٹرینٹو اور پاس کی وادیوں میں انکو اپنا جنگی مقصد حاصل ہو گیا ہے اور اس وقت وہ ان درّوں پر پورے طور سے قابض ہیں جن میں سے گزر کر پہلے لومبارڈی پر غنیم کا حملہ ہو سکتا تھا۔

بلغاری افواج کی نقل و حرکت مدنظر رکھکر گورنمنٹ یونان نے بھی اپنی بحری اور فوجی طاقت کے اجتماع کا جنرل آرڈر جاری کر دیا ہے۔

ریوٹر کی تار خبر (۲۷ ستمبر) سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن بیڑا بالٹک سے قرار واقعی طور پر روانہ کیل ہو گیا ہے۔ اس کے جنگی جہاز موٹکی میں ۲۴ مربع گز کا ایک شگاف ہے جس کی ہفتوں میں بھی مرمت نہیں ہو سکتی۔

بلجیک سپاہ بھی اب آگے بڑھ گئی ہے اور جرمن دریائے ییسر کے نگوان ۵۰۰ گز خندق خالی کر دینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

فرنچ افواج نے تمام گرفتار شدہ مورچوں پر اب پورا پورا قبضہ کر لیا ہے۔ علاقہ شامپین میں تمام محاذ پر جنگ جاری ہے۔ اور متعدد مورچے ہمارے قبضے میں آگئے ہیں۔ جن پر دشمن ابتک جما ہوا تھا۔ گرفتار شدہ جرمن افسروں کی تعداد تین سو تک پہنچ گئی ہے

سومی کے جنوب میں بمبوں اور ہوائی تارپیڈوز کی کارروائی ہو رہی ہے۔ کوئینوس میں فرنچ توپیں جرمن توپوں کا جواب دے رہی ہیں۔ میونز اور موسیل میں طرفین سے شدید گولہ باری ہو رہی ہے دوسگس میں ایک سخت طوفان نے سردست جنگ تھما دی ہے۔

یونان جنگ کی تیاری میں سرگرمی معروف ہے۔ بلغاریہ بھی بموجب نیم سرکاری اعلان کے آسٹرو جرمن حملہ سرویا اور نیز ہمسایوں کی فوجی نقل و حرکت سے مجبور ہو کر ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ کی طرح اپنی آزادی و حفظ حقوق کیواسطے مسلح و مستعد ہے۔

قسطنطنیہ میں جنگ جاری رکھنے پر شیخ الاسلام کے مستعفی ہو جانیکو بڑی اہمیت دیجا رہی ہے۔

پولینڈ میں جرمنوں کے ماتحت کاریگر بھوکوں مر رہے ہیں اور بیماری کا زور ہے کارخانے بند پڑے ہیں۔

بلجیم میں تباہ شدہ قصبات کی از سر نو تعمیر زیر غور ہے مگر کام علاقہ دشمن سے بالکل پاک ہونے پر شروع ہوگا

فرانس میں آراس کے شمال کیطرف حالت بدستور ہے۔ وہاں تاحال (۱۵۰۰) قیدی ہمارے ہاتھ آئے ہیں علاقہ شامپین میں جنگ برابر ہو رہی ہے۔ وہاں بھی جرمنوں کی بہت سی توپیں افواج متحدہ لے چکی ہیں۔ **پیرس** کے علاقہ میں دشمن کا حملہ موقوف ہو گیا مگر اس کے شمال و جنوب وغیرہ میں برٹش افواج کی پیشقدمی جاری ہے۔ ہلچ پر ہمنے دشمن کے کئی جوابی حملے پسپا کئے اور اس کے (۲۷۰۰) جوان ۵۳ افسر ۱۸ توپیں اور ۳۲ کلدار توپیں گرفتار کیں **دردانیال** کی جنگی کاروائی پچھلے دنوں میں زیادہ تر ہوائی حملوں گولہ باری اور سرنگیں اڑانے پر مشتمل تھی جو گیلی پولی میں ہوتی رہی۔ ۲۴ - تاریخ کی شب کو ترکوں نے فرنچ سپتر ولوں پر کتے چھوڑ دیئے تھے جو سب کے سب مارے گئے۔ روسی جنرل کو جنوبی روس میں ایک اور بڑی فتح حاصل ہوئی۔ غنیم کے ہزار ہا آدمی گرفتار کئے۔ **جنوبی میدان** معرکہ سے مزید خوشخبری یہ ہے کہ روسی سرحد رومانیہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

پیٹرو گراڈ کی سرکاری خبر ہے کہ علاقہ ڈونسک میں پھر خفیف لڑائی شروع ہو گئی ہے غنیم کے کئی حملے پسپا کئے جا چکے ہیں بہ ویلیکا کے مغرب میں جنگ شدید ترقی پر ہے جہاں ایک ہزار سے اوپر قیدی ۳۳ کلدار توپیں اور ۱۳ معمولی توپیں روسیوں کے ہاتھ آئیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء

سب سے بڑی ضرورت

اگست کی اخیر اور ستمبر کی پہلی اشاعت مین ہم اپنی قوم کو ان باتون پر توجہ دلا چکے ہیں جن کا ہر احمدی بھائی کو ہمیشہ خاص خیال ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد ہمارا ارادہ تھا کہ وہ جملہ امور یکجائی طور پر دوبارہ جماعت کو یاد دلائے جائین جن پر حضرت اقدس خلیفۂ برحق ایدہ اللہ نے **گذشتہ جلسہ** کے موقعہ پر اپنی ایک تقریر کے دوران میں بہت زور دیا تھا۔ لیکن چونکہ محولہ بالا دونو اشاعتون میں اور نیز ماقبل ومابعد نمبرون مین ان میں سے بیشتر باتون کی اہمیت معرض بیان میں آچکی ہے اور چونکہ جلسہ کا وقت پھر قریب آرہا ہے اتنی مہلت باقی نہیں ہے کہ مختلف معاملات پر جدا جدا تفصیل و وضاحت سے بحث کیجائے اور اس کے بعد بھی قوم کو **کافی وقت** ان پر غور یا ان کے متعلق عملی کارروائی کرنے کے لئے مل سکے۔ لہذا ہم سردست ان امور کا اعادہ کسی دوسرے موقعہ مناسب کے لئے **ملتوی** کرتے ہیں۔ کیونکہ بہت سی چھوٹی یا بڑی ضرورتین جو ہمیں **آج** درپیش ہیں یا **کل** پیش آئین گی۔ ان پر تو ہم کو بہرحال ہمیشہ غور و توجہ کرنی ہی پڑیگی۔ تمام اہم سے اہم تجاویز اور قیمتی سے قیمتی مشورے اپنے عملی **نتائج** کے لحاظ سے ہی قابل قدر یا لائق التفات ہوا کرتے ہیں ورنہ **خیالی** پلاؤ یا **زبانی** لن ترانی سے تو کچھ بھی فوائد و برکات مترتب نہیں ہوسکتے۔ پس اسوقت ہمارا کام یہ ہونا چاہیئے کہ جو معاملات بلحاظ اپنی اہمیت کے۔ قوم کی فوری **توجہ** کے محتاج ہیں اور جن میں حرج واقع ہونے سے جماعت کی بہت سی مصالح پر ذرہ بھر بھی نامبارک اثر پڑسکتا ہے ان کو جملہ دیگر امور پر مقدم کیا جائے۔ پنجابی میں ایک مشہور مثل ہے کہ آگے دوڑ پیچھے چوڑ۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اگر ہمیشہ نئے نئے **خوشنما مقاصد** ہی کے پیچھے پڑتے رہیں اور سابقہ **مسلمہ ضروریات** کی طرف سے اپنی توجہ ہٹاتے رہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے سارے کام **ادھورے** رہیں گے اور ہم کو ہل من مزید کے عارضہ خطرناک سے چھٹکارا پانا دشوار ہو جائیگا

یہاں اس امر کی توضیح بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ جو باتین حضرت صاحب نے جلسہ والی تقریر میں ضروری و توجہ طلب بتلائی تھیں وہ بجائے خود ایسی نہیں ہیں کہ انہیں دیگر امور کی وجہ سے موخر کیا جائے۔ بلکہ وہ زیادہ تر تو اس قسم کی ہیں کہ بلا خاص تردد و اہتمام موقت کے ہمیشہ مدنظر رکھی جاسکتی ہیں اور ملحوظ رکھنی جائین بھی مثلاً نماز باجماعت کی پابندی ادائگی زکوۃ کا التزام۔ قرآن کریم کا سمجھکر پڑھنا وغیرہ لیکن چونکہ انہی میں سلسلہ کی موجودہ ضروریات پر بھی زور دیا گیا ہے۔ لہذا انہی ارشادات کے ماتحت جماعت کا یہ **اہم ترین فرض** ہے کہ اگر کوئی نئی تجویز زیر بحث آئے تو خواہ وہ کتنی ہی بظاہر زوردار و دلکش ہو۔ پہلے جماعت کی حالت اور سابقاً مسلمہ ضروریات کو پیش نظر رکھ لین۔

جو سوال ہمنے اس وقت اٹھایا ہے یہ کوئی سرسری و معمولی بات نہیں۔ بلکہ نہایت اہم **اصولی بحث** ہے۔ ہم **عالم الغیب** نہیں ہیں کہ ہر معاملہ کے انجام کو سردست سمجھ سکین۔ نہ ہم **قادر مطلق** ہیں کہ تمام پیش آنیوالی مشکلات کے نشیب و فراز کا رخ اپنے مفاد و مصالح کی طرف پھیر سکین اور مآل کار ہمیشہ ہمارے ہی حق میں سودمند ہو اسی طرح چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ ہمارے امام مفترض الطاعت ہیں اور خدائی انتخاب کی بنا پر ہر معاملہ میں جماعت کے مقتدیٰ و پیشوا ہیں لہذا کسی امر مین جو کچھ آپ کا ارشاد ہو اس سے سرتابی کرنا بھی کسی حال مین ایک سچے احمدی کا کام نہیں۔ لیکن جب تک کسی بارۂ خاص میں صراحتہً حضرت ممدوح کا کوئی حکم یا منشاء اور آخیر فیصلہ صادر نہ ہو۔ اس وقت تک **آزادی رائے** کے قیمتی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی کیا ہماری ذمہ داریان ہم پر یہ لازم نہیں کرتین کہ ہوشمندی و مآل اندیشی سے کام لیکر جماعت کے موجودہ حالات و ضروریات کو ان کی واجبی اہمیت دین۔

جہاں تک ہمنے غور کیا ہے اس وقت جماعت کے سامنے دو باتین سب سے زیادہ زبردست اور محتاج توجہ ہیں اول **صدر انجمن** کو آئے دن کی مالی مشکلات مین امکان بھر مدد دینا دوسرے **صیغہ ترقی اسلام** کو زیادہ وسعت و تقویت دینا۔ ہم کافر نعمت نہیں ہیں۔ جماعت کی ابتک کی خدمات و توجہات کو نظرانداز نہیں کرتے۔ نہ ہم کو اسبات سے ایک ذرہ بھی مایوسی ہے کہ آئندہ جو اہم معاملات و ضروریات سلسلہ عالیہ کو پیش آنے ممکن ہیں ان میں وہ (قوم احمدی) معاذ اللہ قاصر ہمت یا تنگدل و پست حوصلہ ثابت ہوگی کیونکہ یہ جماعت خدا کی قائم کردہ ہے اور اس کے ہر معاملہ میں خدا تعالی خود کفیل و کارساز ہوتا ہے۔ اس لئے جو امر بھی کسی وقت بطور ایک ضرورت حقہ کے مستحق سعی و توجہ مانا جائے۔ اس سے جماعت انشاء اللہ ہرگز منہ نہ موڑیگی۔ مگر تاوقتیکہ وہ امر غور و تامل کی حدود سے نکلکر **طے شدہ** ضروریات کی ذیل میں شامل نہ ہولے۔ ہم پر واجب ہوگا کہ موجودہ **اہم معاملات** کی طرف سے اپنی توجہ کسی اور طرف منعطف کر کے انہیں ضعف نہ پہنچنے دین۔

ہمنے صدر انجمن کی مالی حالت کو تقویت پہنچانا اور شعبہ ترقی اسلام کی توسیع و تائید مزید کو اس وقت سب سے زیادہ ضروری بتلایا ہے۔ یہ دونو مسئلے ایسے وسیع ہیں کہ ان پر بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے جس کی اس مختصر آرٹکل میں گنجائش نہیں مگر مختصراً اتنا ہم یہاں بھی جتلا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ صدر انجمن تو من حیث القوم ہمارے سارے کاروبار کی Bock Bone یعنی **ریڑھ کی ہڈی** ہے۔ اور بفضل خدا خلافت حقہ کے ماتحت تمام ضروری کام اسی کے زیر اہتمام چلتے ہیں پس جب تک اس کی انتظامی مشین اور فنانشل حالت ہر پہلو سے ہماری مستعدی و فرض شناسی ایثار و اخلاص کا ثبوت نہ بنجائے۔ ہرگز ہرگز دیگر مہمات کا خیال بھی دل میں نہ لانا چاہیئے۔ **اِلّا** جو امور مصالح الٰہی کے ماتحت ارشاد خلافت کی تعمیل میں ہوں۔ اگر ہم نے اس نکتے کو نظرانداز کیا تو یقین رکھنا چاہیئے کہ ہمارے قومی مقاصد ع "شد پریشان خواب من از کثرت تعبیرہا" کے مصداق رہیں گے اور ہم اپنے معاملات میں سلامت روی و اعتدال۔ طمانیت

واستقلال کے ساتھ طے مراحل پر قادر ہونگے۔ الاماشاءاللہ۔ صدر انجمن کے بعد مگر اہمیت میں اس سے بھی بڑھکر دوسرا کام ترقی اسلام ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ دنیا بھر کی اہم ترین اعراض میں سے ہمارے لئے اور کونسی غرض اس مقصد پر مقدم رکھے جانے کی مستحق ہوگی۔

کیوں؟ اسلئے کہ عقائد حقہ کا پھیلانا اور دنیا کو کھینچ کھانچ کے صداقت کی طرف لانا ہی تو **مقصود بالذات** ہے تمامتر لوازمات سلسلہ کا پھر اس سے زیادہ محتاج توجہ اور مستحق سعی وتائید آج ہماری جماعت کے سامنے اور کونسا کام ہو سکتا ہے؟ فرض کیجئے اسوقت ہم ایک نئے کام کا بار اپنے سر پر لیتے ہیں۔ تو گو وہ بظاہر کتنا ہی ضروری و دلفریب معلوم ہوتا ہو لیکن قوم کی گاڑھے پسینے کی کمائی اور اس کی عمر عزیز کے قیمتی وقابل قدر لمحات نیز حضرت خلافت پناہی کے گرامی اوقات میں سے جتنا حصہ بھی اس مقصد جدید کی نذر کر کے آج ہم کسی فوائد نتائج کی امید موہوم اپنے دل میں قائم کرتے ہیں انکا ہیں ہم صیغۂ ترقی اسلام کے ذریعہ خدا کے فضل وکرم سے کہیں زیادہ صریح ویقینی منافع وبرکات حاصل کر سکتے ہیں۔

دنیا اس وقت صدق وحق کی پیاسی ہے۔ اس کو مسیح موعودؑ میں ہو کر خلافت حقہ کے زیر نگرانی آسمانی تسلی کا پانی پہنچانا تمہارے سپرد ہوا ہے۔ پیاسی مخلوق کو اس سے سیراب کرنے میں اگر تمہاری طرف سے سستی کم توجہی یا کوئی بے اصولی کارروائی عمل میں آئے جو فرض شناسی ومآل اندیشی کے منافی ہو تو نتائج زیانکاری کے **جواب دہ** یاد رکھو کہ تم ہی ہوگے نہ کوئی اور۔ الٰہی سلسلوں کے متعلق یہ سنت اللہ ہے کہ جو لوگ ان کے کاموں میں مخالفت مزاحمت خیانت اور شرارت کے مرتکب ہوتے ہیں وہ ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے بلکہ آخر خود ہی خائب وخاسر رہتے ہیں پس اگر تم مخالفین کے منصوبوں یا ضرر رسان کوششوں کا ساتھ کے ساتھ معمولی توجہ وہمت سے رفعدادکر سکتے ہو تو خیر۔ بطور دفع شر انکا مقابلہ کرتے رہنا چنداں مضائقہ کی بات نہیں لیکن اگر تم دیکھو کہ کسی امر میں غیر معمولی طور پر ان سے **دو بدو** ہونیکا سلسلہ کے کاروبار پر اچھا اثر نہیں پڑنے کا تو اسکو اللہ کے سپرد کر کے اپنا کام کئے جاؤ وہ بڑا غیور ہے اور عزیز ذو انتقام یقیناً خود ان سے سمجھے گا۔ خدائی فیصلہ کو دور مت سمجھو۔ وہ غضب میں دھیما ہے مگر سریع الحساب اور شدید العقاب بھی ہے۔ عزیزو! کیا یہ **وہی زمانہ** نہیں جس کی نسبت خدا کے مقدس دانیالؑ نے آج سے ہزاروں برس پہلے خبر دی کہ "تو اپنی راہ چلا جا کہ یہ باتیں آخر کے وقت تک بند و سربمہر رہینگی۔ اور بہت لوگ پاک کئے جائینگے۔ اور سفید کئے جائینگے اور آزمائے جائینگے لیکن **شریر شرارت کرتے رہیں گے** اور ان میں سے کوئی نہ سمجھیگا پر دانشور سمجھینگے۔" پس تم شریروں کے الجھاؤ میں پڑکر زیادہ اپنا وقت رائیگان جانا کیوں گوارا کرو؟ تمہارے لئے دانشوروں (اولوالالباب) کی تلاش ہی **تھوڑا کام نہیں** ہے۔ تم اس دور آخر میں اس مامور برحق کی چیدہ جماعت ہو جو تمام انبیاء کرام اور اولیاء عظام کا **موعود** ہے۔ تاریکی وغفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو روشنی وہوش میں لانا تمہارا فرض ہے اور یہی **حقیقی دانشوری** ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو غلط راہوں پر چلنے سے بچائے آمین۔

ایک لغو حرکت

خدا جانے اس بیہودگی کا بانی کون ہے کہ ہر سال اکثر شہروں میں ایک کارڈ گمنام طور پر لوگوں کے پاس اس مضمون کا پہنچتا ہے کہ فلاں وفلاں صدقات وخیرات کر دو ورنہ اتنے دنوں کے اندر اندر تم پر کوئی آفت آئیگی اور ساتھ ہی مکتوب الیہ کو اس کی بھی تاکید ہوتی ہے کہ ہر شخص اس کی پانچ پانچ نقلیں اسی مضمون کی دوسروں کے نام روانہ کر دے۔ یہ بالکل ایک لغو حرکت ہے۔ امید ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اسمیں مطلق حصہ نہ لینگے

ترجمۃ القرآن کا مقدمہ

حضرت اقدس نے پچھلے خطبہ جمعہ میں تمام انجمنوں سے جو مشورہ ترجمۃ القرآن کی بابت دعوتی کیا جائے یا نہیں؟ اس کے متعلق قادیان کی مقامی انجمن نے ۳۰ ستمبر کو مسجد اقصےٰ میں ایک جنرل اجلاس کر کے کثرت رائے سے یہ قرار دیا کہ مقدمہ کرنا چاہیئے امید ہے کہ دیگر مقامات کی جماعتیں بھی بہت سی دعاؤں استخارہ اور مشورہ کے بعد اپنی اپنی رائے سے صدر انجمن کو مطلع کرینگی۔

یہ ہیں مسلمانوں کے کام

پانی پت میں مسلمان شرفاء کی دو پارٹیوں نے اس شرط پر تاش کھیلا کہ جو فریق ہار جائے وہ اپنی ڈاڑھیاں اور مونچھیں جڑ سے منڈوا ڈالیگا۔ یہ بازی چھ سات گھنٹے تک بڑی جد وجہد سے کھیلی گئی اور انجام کار ہاری ہوئی پارٹی کو ریش وبروت کا صفایا کرانا پڑا۔ حالانکہ ان میں ایک شخص حافظ قرآن۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ مدرسہ پرائمری کے ہیڈ ماسٹر دوسرے صاحب اک بہت بڑے قابل تعظیم مولوی کے پوتے نیز کسی قومی انسٹی ٹیوشن کے جائنٹ سیکرٹری اور تیسرے حضرت بھی کسی مولوی کے فرزند ارجمند ہیں بمقام عبرت ہے کہ جو لوگ مسلمانوں کو اب بھی مصلح ربانی کی ضرورت نہیں بتلاتے انکی قابل فخر اولاد واحفاد کے یہ نمونے ہیں۔ نور سے منہ موڑنیوالے آخر تاریکی ہی میں رہا کرتے ہیں۔

دنیا روزے چند

سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ہی تقوےٰ اور شعار اسلام کی پابندی پر ہے۔ یہ کوئی دنیوی جتھا یا عباسی جرگہ نہیں کہ حق اور ناحق بہر حال اپنے قول وفعل کی یا اپنے آدمیوں کی حمایت ہی کیجائے۔ پچھلے دنوں کسی اخبار میں ایک احمدی کی شکایت چھپی تھی کہ اس نے اپنی بیوی کی محض غیر احمدی ہونیکے سبب حق تلفی روا رکھی ہمیں اس کی اصلیت سے تاحال پوری آگاہی نہیں ملی لیکن اگر کسی نے واقعی ایسا کیا کہ خود غرضی ونفسانیت سے احکام شرعی کو پس پشت ڈالا تو اس نے برا کیا خواہ وہ کوئی بھی ہو ہمارے احباب حضرت خلیفہ برحق امام اولوالعزم کے اس قول سدید کو کان کھولکر سن لیں اور خوب یاد رکھیں جو آپنے ایک ایسے معاملہ شخص کی شکایت سنکر فرمایا کہ میں کسی مجرم کا ساتھی اور حامی نہیں ہوں۔ اور جیسے ہم گزشتہ اشاعت کے لیڈر میں احباب تک پہنچا چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ کا منشا مسیح موعودؑ کی غلامی میں جماعت کو نفس دنی کی آلائشوں سے پاک کرنا ہے۔ پس ہر ایسا شخص جو تقوےٰ کی راہوں کو چھوڑتا ہے۔ خدا کی نظر میں سچا احمدی نہیں ٹھہر سکتا۔ بلکہ الٹا احمدیت کو بدنام کرنیوالا قرار پاتا ہے

مولوی محمد علی صاحب سے

ہمارا ایک مطالبہ

یہ ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے جو اس وقت باغیان خلافت کے امیر ہیں چند در چند باتوں میں اپنے آپکو ثقہ اور محتاط و معتبر ثابت نہیں کیا۔ اور انہوں نے چند باتیں اپنے رسالہ جات میں ایسی پیش کی ہیں۔ جو پایۂ اعتبار سے بہت گری ہوئی ہیں چنانچہ منجملہ بہت سی باتوں کے ایک بات آپنے اپنے "ایک نہایت ضروری اعلان" میں یوں پیش کی ہے۔ -

پھر کبھی اگر حضرت خلیفۃ المسیح نے کہیں یہ فرمایا کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا اصولی فرق ہے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ بعد یہی فرمایا جو بدر میں چھپا ہوا موجود ہے۔ کہ ہمارا اختلاف غیر احمدیوں سے فروعی ہے۔ صفحہ ۱۸

لیکن نہایت ہی افسوس کا مقام ہے۔ کہ جہاں تک ہمیں بدر کے فائل دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ مجھے ایسا کوئی فتوے یا کلام خلیفۃ المسیح کا نہیں ملا جس میں یہ لکھا ہو۔ کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا فروعی فرق ہے۔ نہ کہ اصولی۔ پس جہانتک مولوی صاحب کی اس دیانت اور امانت کا ہمیں پتہ ملتا ہے جو انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے کلام کو بگاڑ کر اور قل اللہ ثم ذرہم" کے غلط معنی" اللہ منوا کر چھوڑ دو حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف منسوب کرنے میں ظاہر کی ہے۔ ہم بڑے وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ افترا اور بہتان عظیم بھی جو مولوی صاحب نے خلیفۃ المسیح کی طرف منسوب کیا۔ کہ گویا انہوں نے ہمارا اور غیر احمدیوں کا اصولی فرق بنانے کے چند ماہ بعد فروعی فرق ہونے کا فتوےٰ دیدیا۔ یہ بھی اسی قسم کی دیانت اور امانت کا نمونہ ہے۔ جو مولوی صاحب نے دیگر امور میں دکھایا۔

اگر مولوی صاحب میں کچھ بھی دیانت اور ایمان ہے۔ تو وہ اس بدر کا حوالہ پیش کریں جس میں حضرت خلیفۃ المسیح اول نے صریح طور سے یہ فرمایا ہو۔ کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا اصولی فرق نہیں بلکہ محض فروعی فرق ہے۔ ورنہ یہ امر ان کی صریح کذب بیانی پر دال ہوگا۔ اس جگہ میں یہ امر مولوی صاحب کے گوش گذار کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ اصولی فرق اور اصول دین میں فرق کے بالکل مختلف معنی ہیں۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح نے کبھی یہ فرمایا ہو۔ کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا اصول دین میں کوئی فرق نہیں تو آپ اسے پیش کرنے کی کوشش نفرمائیں۔ بلکہ ہمارا مطالبہ صرف اس قدر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے کہیں یہ فرمایا ہو۔ کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا اصولی فرق نہیں بلکہ فروعی فرق ہے۔ اور باقی رہا اصول دین میں فرق سو ہم بڑے زور سے کہتے ہیں۔ کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا اصول دین میں کوئی فرق نہیں۔ جیسے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے خود ہمارے اور غیر احمدیوں میں اصولی فرق والے فتوے میں بھی یہی الفاظ فرمائے ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

"میری سمجھ میں ہمارے اور ان کے درمیان اصولی فرق ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ایمان کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اور اللہ تعالے پر ایمان ہو۔ اس کے ملائکہ پر کتب سماویہ پر اور رسل پر۔ خیر و شر کے اندازوں پر۔ اور بعث بعد الموت پر۔ اب غور طلب امر یہ ہے۔ کہ ہمارے مخالف بھی یہی مانتے ہیں۔ اور اس کا دعوے کرتے ہیں۔ لیکن یہاں سے بھی ہمارا اور انکا اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔ ایمان بالرسل اگر نہ ہو۔ تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں۔ عام ہے۔ خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے۔ ہندوستان میں ہو۔ یا کسی اور ملک میں کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے ہمارے مخالف حضرت میرزا صاحبؑ کی ماموریت کے منکر ہیں اب بتاؤ۔ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرق بین احد من رسلہ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے"

فتاویٰ نوریہ تشحیذ ماہ نومبر سنہ ۱۷ ص ۲۷۔

اس حوالہ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے کھول کر بتا دیا ہے کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا اصول دین میں کوئی فرق نہیں بلکہ محض حضرت مسیح موعودؑ کی ماموریت اور نبوت کے انکار کی وجہ سے بمطابق آیت کریمہ لا نفرق بین احد من رسلہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا ایک اصولی فرق پیدا ہو گیا ہے۔ پس جب تک مولوی محمد علی صاحب کوئی ایک حوالہ پیش نہ کریں جس سے ثابت ہو سکے۔ کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا اصولی فرق نہیں بلکہ محض فروعی فرق ہے (اور انشاءاللہ وہ ہرگز پیش نہ کر سکینگے) تب تک وہ کذب بیانی کے مجرم ثابت ہیں۔ والسلام

خاکسار محمد سعید سعدی از لاہور۔

میاں مرہم عیسیٰ کی غیر احمدیوں میں شرمندگی

مکرمی معظمی جناب ایڈیٹر صاحب اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد آداب کے گزارش ہے کہ شہر جہلم میں چند روز ہوئے ماسٹر فضل الٰہی نومسلم و مرہم عیسیٰ غیر مبایعین کا لیکچر ہوا تھا پہلے تو ماسٹر فضل الٰہی نے احمدیت کے ذکر کو چھوڑ کر دیگر مسئلوں پر لیکچر دیا۔ جو اکثر غیر احمدیوں لوگوں نے چپ چاپ سنا بعد میں اس کے میاں مرہم عیسیٰ اٹھے۔ اور بولے کہ آج ہم بتائینگے۔ کہ مرزا صاحب نے کوئی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور پھر بیان کیا۔ کہ مرزا صاحب وہی آنیوالے مسیح و مہدی ہیں۔ لیکن نبی نہیں۔ ہاں ناقص نبی بھی ہیں یا دوسرے لفظوں میں مجدد البتہ آنیوالے مسیح و مہدی ضرور ہیں۔ اس پر ایک ضعیف شخص جو وہابی تھا۔ اور مولوی بھی بولا۔ کہ تم مرزا کو نبی مانو یا نہ مانو۔ مگر آنیوالا عیسیٰ ضرور نبی ہوگا۔ کیونکہ حدیث میں انکو نبی اللہ کہا گیا ہے۔ اس پر تو میاں مرہم عیسیٰ بہت حیران ہوئے۔ کہ اب کیا جواب دیا جائے۔ اور چپ کھڑے بنے۔ کہ لوگوں میں شور ہونے لگا۔ کہ آسمان سے آنیوالے عیسیٰ تو نبی ہونگے مرزا صاحب کو یہ لوگ نبی کہیں یا نہ کہیں۔ اور چونکہ یہ شخص (مرہم عیسیٰ) اپنے فہم سے کہتا ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس لئے وہ عیسیٰ آنیوالے نہیں ہو سکتے۔ بہت لوگ اٹھکر چلے گئے۔ اور لوگوں نے بالکل میاں مرہم عیسیٰ کی تقریر نہیں سنی۔ اس کے بعد عاجز نے اپنے کانوں سنا ہے۔ کہ لوگ آپس میں

ٹھٹھا کرتے تھے کہ یہ تو صرف مرزا صاحب کو مجدد کہتے تھے۔ اب ناقص نبی بھی بنالیا ہے اور اپنے مولویوں سے پوچھتے تھے۔ کہ ناقص نبی کسے کہتے ہیں۔ اس پر مولوی کہتے تھے۔ کہ ناقص نبی تو کوئی نہیں ہوتا ہمیشہ کامل نبی ہوتے رہے ہیں۔

غرضکہ خداوند کریم نے غیر احمدیوں سے ہی (جن میں ملنے کے لئے یہ سب حیلے بناتے ہیں) میاں مریم عیسیٰ اور اس کے رفیقوں کو شرمندہ و رسوا کرایا۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو اس پر بھی حضرت مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے جبکہ غیر احمدی انکو کہتے ہیں۔ کہ اگر مرزا صاحب نبی نہیں تھے۔ اور انہوں نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔ تو مسیح و مہدی بھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آپ نے الامسیح نبی اللہ ہے یہ سب حالات عاجز کے کانوں سے سنے ہوئے اور آنکھوں سے دیکھے ہوئے ہیں۔ فقط۔

عاجز محمد شفیع احمدی از جہلم نورمل سکول راولپنڈی

درخواست دعاء

(۱) برادرم سید ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب میدان گیلی پولی سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ برائے عافیت صحت و ترقی و کامیاب واپسی۔

(۲) برادرم مکرم منشی تاج الدین صاحب لاہور میں بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ جلد صحت دے

(۳) میں سفر میں سب احباب کے واسطے دعائیں کرتا ہوں اور سفر میں دعا کی توفیق بھی خوب ملتی ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا رحم ہے۔ اب میں سفر مدراس پر جاتا ہوں۔ اس سفر میں میں اکیلا ہوں۔ کام بھی مشکل ہے۔ اور میں کمزور اور عاجز ہوں۔ اس واسطے احباب سے امداد دعا کا خواستگار ہوں۔ میرا پتہ یہ ہوگا۔

محمد صادق۔ معرفت ایڈیسن اینڈ کو پرنٹرز۔ مونٹ روڈ مدراس۔

ایک سکھ سے مکالمہ

۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ء کو یہ خاکسار برائے پیروی مقدمہ پاک پٹن گیا۔ وہاں ایک شخص عرضی نویس سے مذہبی مکالمہ ہوگیا جو نیم ہندو نیم سکھ معلوم ہوتا تھا۔ میں نے کہا کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان اور ولی اللہ تھے۔ اس نے کہا۔ کہ نہ وہ ہندو تھے اور نہ مسلمان میں نے کہا۔ کہ انکا ہندو نہ ہونا تو درست ہے۔ مگر مسلمان ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ بلکہ انکی زندگی کے واقعات اور انکی تعلیم اور عمل کے بھی بالکل برعکس ہے۔ اس پر اس نے مجھ سے ثبوت طلب کیا۔ اور کہا کہ میں اس کی تردید کرونگا چنانچہ میں نے دس دلائل پیش کئے۔ جنکو اس نے لکھ لیا۔ آخر میں میں نے اسکو ست بچن مطالعہ کرنے کے واسطے تاکید کی۔ اس کتاب کا اس نے پتہ بھی نوٹ کر لیا تھا۔ وہ میرے دلائل پیش کردہ کی تردید نہ کر سکا۔ بلکہ خاموشی اختیار کر کے چلدیا۔ پھر اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مجھے اسی گاؤں کے مدرسہ کے آگے سے گذرنیکا اتفاق ہوا۔ اتنے میں اسی عرضی نویس اور سررشتہ دار آنریری مجسٹریٹ صاحب نے جو کہ مذہب کا سکھ تھا۔ مجھے آواز دیکر بلالیا۔ اس سے پہلے وہ میرے پیش کردہ دلائل پر ہی چہ میگوئیاں کر رہے تھے وہاں ایک سکھ صاحب بھی تھے۔ جن کی وہ بہت تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ بلکہ ان کی زبانی بعد ازاں معلوم ہوا۔ کہ وہ اس علاقہ میں ان کے مذہب کا بڑا عالم فاضل ہے۔ مجھے یہ لوگ کہنے لگے۔ کہ باوا نانک صاحب میں کوئی تو خوبی تھی کیونکہ ہندو اور مسلمان غرضیکہ ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ آپکے مداح ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ ان میں یہی خوبی تھی کہ ان کا اللہ تعالےٰ سے گہرا تعلق تھا۔ اور وہ ایک پاک مذہب کے پیرو تھے۔ تب وہ کہنے لگے کہ باوا صاحب کے نزدیک ہر ایک مذہب سچا تھا کسی کی تندیا (مذمت) نہیں کرتے تھے۔ میں نے کہا یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ وہ ایسے مذاہب کو قطعاً سچا نہیں سمجھتے تھے۔ جنمیں کوئی شرمناک یا لغو مسائل ہوں۔ بلکہ وہ خالص توحید کی تلقین کیا کرتے تھے۔ تب وہ کہنے لگے کہ یہ تو درست ہے۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ یہ بھی درست ہے۔ کہ وہ ہندو مذہب کے پیرو بھی نہ تھے کیونکہ ان کا قول ہے۔

"سادھ کی مہما وید نہ جانے چار دن وید کہانی"

یعنی ویدوں پر عمل کرنے سے سادھ بننا تو کجا۔ ان میں تو سادھ کی تعریف کا نام و نشان بھی نہیں ملتا۔ کہانیوں کے سوائے ان میں کچھ نہیں ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ باوا صاحب رح کے نزدیک چاروں وید روحانیت سے بالکل خالی ہیں۔ ایسے مذہب کا پیرو ہونا تو درکنار وہ اس کی تردید بڑے زور سے کرتے ہیں۔ اس پر وہ سب خاموش ہو گئے میں نے ان کی خاموشی سے فائدہ اٹھا کر کہا۔ کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ایک ہی سچے مذہب کے پیرو تھے جو اسلام ہے آپ میرے ان دلائل پر (عرضی نویس کیطرف اشارہ کر کے) جو کہ اس صاحب نے نوٹ کر لئے ہیں۔ خوب غور کریں۔ اور ست بچن کا مطالعہ کریں۔ اس کے بعد میں اس جگہ سے چلدیا واپسی پر اسی روز اسی جگہ سے پھر گذر ہوا تو انہوں نے پھر خاص طور پر مجھے بلایا۔ تب سررشتہ دار کے کہنے پر وہ سکھوں کا عالم و فاضل عرضی نویس اور دیگر اشخاص کو وعظ و نصیحت کرنے لگا۔ اس کا وعظ تزکیہ نفس پر تھا۔ میرے دریافت کرنے پر اردو میں مجھے سمجھا دیتا تھا۔ لیکن اس طرح کہ وہ کسی شلوک کا مطلب بیان کر چکتا تو میں اس کے مترادف آیت قرآن کریم پڑھ دیتا۔ اور اس کا مطلب بیان کر کے کہدیتا کہ یہ شلوک اسی آیت کا ترجمہ ہے۔ الحمد للہ علی ذالک افسوس کہ وہ شلوک نوٹ نہ کر سکا۔ مگر ان آیتوں میں سے جو یاد ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) قولوا قولاً سدیدا۔

(۲) کونوا مع الصادقین۔

(۳) قد افلح من زکّٰھا و قد خاب من دسّٰھا

(۴) ان لیس للانسان الا ما سعٰی۔

جب وہ اپنا وعظ ختم کر چکے۔ تو میں نے کہا۔ کہ آخر تزکیہ نفس سے کوئی فائدہ آپ کے مذہب میں مترتب ہوتا ہے یا نہیں۔ اس نے جواب میں کہا۔ کہ فقط راحت۔ میں نے اسے کہا کہ یہ تو بڑی خوبی نہیں ہے۔ آپ کے مذہب کے ذریعہ تزکیہ نفس کرنے والوں کے سوا بھی بیشمار لوگ راحت حاصل کر لیتے ہیں۔ کئی بادشاہ اور دولتمند ہیں جنکو راحت حاصل ہے۔ اور کئی فقیر اور عالم ہیں جنکو راحت حاصل ہے ہر ایک شخص کی راحت اپنے اپنے حالات کے مطابق ہوتی ہے

حالانکہ کسی مذہب کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اندریں صورت آپکے مذہب کا عدم وجود برابر ہے۔ بلکہ اس کا اختیار کرنا۔ تضیع اوقات ہے۔ ہاں اسلام اس راحت کے سوائے ایک اور اعلیٰ مقصد کی طرف رہنمائی کرتا ہے یعنی جب بندہ کا اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہو جاوے۔ اور اس کے نفس کا کامل طور پر تزکیہ ہو جاوے۔ یہاں تک کہ اس کے نفسانی جذبات میں سے کوئی آلائش باقی نہ رہے۔ بلکہ محض اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی اور کامل فرمانبرداری اپنے اندر پیدا کر لے۔ تو اس پر الہام نازل ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس سے مکالمہ و مخاطبہ کرتا ہے۔ تب اس بزرگ سکھ نے کہا۔ کہ الہام تو باوا نانک صاحب کو بھی ہوتا تھا میں نے کہا۔ کہ ان کے **مسلمان ہونیکی یہ ایک اور دلیل** ہے۔ (ورنہ وید دن کے رو سے تو پرمیشور کہیں لاکھوں کروڑوں برس ہو چکے جبکہ وہ صرف چار رشیوں سے ہمکلام ہوا تھا۔ راقم) پھر میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ آیا فی زمانہ آپ کو کوئی شخص ملہم معلوم ہے۔ تو اس نے کہا کہ مجھے کوئی معلوم نہیں۔ میں نے کہا کہ یہ اسلام کا ہی کمال ہے۔ کہ ہر زمانے میں اس کے پیرو ملہم ہوئے ہیں۔ ہمارا زمانہ بھی ان سے خالی نہیں رہا۔ چنانچہ میں نے اس موقع پر حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کا دعوےٰ پیش کیا اور خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر کیا بعد ازاں اس بزرگ سکھ صاحب کو اور تو کچھ نہ سوجھا گھبرا کر مجھ پر اعتراض کر ڈالا۔ کہ بتلاؤ الہام کس طرح ہوتا ہے خدا مجسم ہے یا غیر مجسم۔ اگر غیر مجسم ہے تو غیر مجسم تو بول ہی نہیں سکتا

میں نے اسکے جواب میں کہا۔ کہ یہ اعتراض تو الٹا آپ پر بھی پڑتا ہے۔ خدا اور الہام کے تو آپ بھی قائل ہیں۔ پھر آپ ہی بتلایئے کہ خدا مجسم ہے کہ غیر مجسم اگر غیر مجسم ہے تو وہ کس طرح کلام کرتا ہے۔ اس پر پہلے تو وہ بہت گھبرایا مگر میرے بار بار کے اصرار پر آخر کہا۔ کہ ہم خدا کو غیر مجسم مانتے ہیں۔ اور باوا نانک صاحب کا فرمودہ ایک شلوک۔ بھی پڑھا جس کی نسبت میں نے اسے فوراً کہدیا کہ یہ شلوک آیت لیس کمثلہ شیئی کا ترجمہ ہے پھر ایک اور شلوک پڑھا۔ جو کہ آیت وھو اللطیف الخبیر کا ترجمہ تھا۔ تب میں نے اسے کہا کہ۔ ایسی ذات جو بے مثل ہو اور لطیف ہو۔ اس کی طرز کلام بھی بے مثل اور لطیف ہی ہوگی۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا۔ اور میں اٹھکر وہاں سے چلدیا۔ یہ مکالمہ راقم الحروف کے اپنے الفاظ میں ہے۔

خاکسار غلام محمد خان سٹروعیہ مختار عدالت پاک پٹن

ایک غیر مبائع کی شہادت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعالی خدمت حضرت ابن **رسول اللہ** میرزا بشیر الدین صاحب محمود احمد صاحب۔ از خاکسار حکیم نور محمد مالک ہمدم صحت لاہور

بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض ہے کہ میں نے آج خطبہ جمعہ جناب کا پڑھا۔ میں خدا وحدہ لاشریک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ کی قسم جو آپنے درباره حضرت اقدس میرزا صاحبؑ کے نبی اور رسول ہونے کی کھائی ہے۔ وہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ اگرچہ میں نے تاحال جناب کی بیعت نہیں کی مگر حق بات کے کہنے سے کبھی نہیں رکسکتا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جس وقت حضرت اقدسؑ کے چند دم باقی تھے اور میں حضرت صاحب کے سرہانے اور میرے دائیں ہاتھ آپ اور بائیں ہاتھ مولوی صاحب آپ کی والدہ ماجدہ ام المومنین اور نیچے پلنگ کی پٹی کے پاس آپ کی ہمشیرہ صاحبہ مبارکہ بیگم بیٹھے ہوئے تھے اور میں نے حضرت صاحبؑ کی آنکھوں کو بند کرنے کے لئے انگوٹھے ان کی آنکھوں کے پپوٹوں پر رکھے ہوئے تھے کہ اس وقت آپکے منہ سے حسب ذیل الفاظ نکلے۔

"خداوندا یہ تیرا نبی تھا۔ یہ تیرا رسول تھا۔ اس نے اسلام کی بڑی خدمت کی ہے۔ میری عمر سے دس برس کاٹ کر اس کو دیدے تیری قدرت سے بعید نہیں کہ یہ اچھا ہو جاوے" مجھے خوب یاد ہے کہ یہ الفاظ آپنے دل وجان سے کہے تھے میں نے جس وقت آپ کی قسم پڑھی فوراً مجھے یاد آ گئے وجہ اس کے یاد رکھنے کی یہ ہے۔ کہ حضرت صاحبؑ کی وفات کے حالات بیان کرنے میں مختلف اوقات میں میں نے یہ آپ کے الفاظ بھی کئی جگہ کئی آدمیوں کے سامنے بارہا بیان کئے ہیں۔ بیشک آپ میرے اس خط کو شائع کر دیں آپ کی قسم درباره حضرت اقدس کو ان کی زندگی میں نبی و رسول جاننے کے بالکل صحیح اور درست ہے۔ جو ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ خاکسار حکیم نور محمد بقلم خود۔

۲۵ ۹/۱۵

محمد ابراہیم خان سندہی غور فرمائیں۔

محمد ابراہیم خان صاحب خیرپور میرس سے آج کل اپنے مرشد و ہادی کی اولاد کے خلاف تیغ و تبر لیکر مصروف پیکار ہیں۔ آپنے اس سندہی اشتہار کا ترجمہ کر کے پیغام کو بھیجا ہے۔ جو حضرت خلیفہ ثانی نے اس علاقہ میں شائع کیا۔ اور مسلمانوں کو خبر دی۔ کہ چودہویں صدی کا مجدد آ گیا جو مسیح موعود ہے۔ خاں صاحب موصوف اسے منافقت اور مداہنت قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ کیوں بطور نبی کے پیش نہیں کیا؟ افسوس کہ خانصاحب علم تاریخ و تبلیغ سے ناواقف ہیں اور نہیں سمجھتے۔ کہ جب وہ مجدد مانینگے تو لامحالا اپنے دعوی میں آپ کو صادق مانینگے۔ اور جب مسیح موعود مان لیا تو مسیح موعود کے ساتھ **نبی اللہ** ہونا خود ثابت ہو جائیگا کیونکہ جیسے پانچویں ہزار کے مجدد اعظم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے ایسے ہی ساتویں ہزار کے مجدد اعظم۔ ہمارے مسیح موعود ہیں۔ پس مجدد کہنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ نبی نہیں۔ اور یہ کہنا کہ مجدد وقت آگیا۔ یہ وہم نہیں ڈالتا کہ آپ کا دعوئی نبی اللہ ہونیکا نہیں تھا کیونکہ ساتھ ہی یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ہی مسیح موعود تھے۔ اور مسیحیت کے ساتھ نبوت بطور لازم ملزوم ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے القول الفصل میں یہی لکھا ہے۔ کہ جو لوگ آپ کا آخری درجہ مجددیت اور محدثیت کو قرار دیتے ہیں ان کی غلطی خود حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے"۔ اب [illegible] کہ اس اشتہار میں یہ کہاں لکھا ہے کہ آپ کا آخری درجہ مجددیت یا محدثیت ہے"۔ یہ اعتراض تو جب ہو سکتا کہ صرف اسی اشتہار پر تبلیغ ختم ہو گئی ہوتی۔ سمجھانے کا طریق ہے مبلغ جو طرز مناسب سمجھے اختیار کرے۔ ہاں اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ آپکے کسی دعوت کو چھپائے یا اس کو ایسے رنگ میں پیش کرے کہ اصل حقیقت پر

پردہ پڑ جائے۔ خواجہ صاحب پر جو اعتراض ہے۔ وہ تو یہ ہے کہ وہ حضرت اقدسؑ کا آخری درجہ مجدد بناتے ہیں اور آپ کے دعویٰ کی اصل حقیقت کو دنیا سے چھپاتے یا لوگوں کو مغالطہ دیتے ہیں۔ مگر حضرت خلیفہ ثانی کی کسی تحریر میں یہ بات نہیں پائی جاتی تعجب ہے کہ خانصاحب ایسی معمولی بات کو نہیں سمجھ سکے۔ اور سمجھیں بھی کس طرح جب کہ ان کے اضطراب کا یہ حال ہے کہ ایک طرف یار محمدؐ کی مریدی کا دم بھرتے ہیں دوسری طرف انکو امیر قوم اور مبلغ اسلام تسلیم کرتے ہیں جن کے بارے میں ان کی مسلمہ قدرت ثانی مامور خلیفہ (یار محمدؐ) کا خواب ہے۔

ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں چار پائی پر
لیٹا ہوا ہوں۔ میرے بستر میں سے دو
چوہے لمبے لمبے نکلے پہلے مجھے کچھ خوف
معلوم ہوا بعد میں میں نے دو دو ٹکڑے کر
کے پھینک دیئے۔

اور اس کی تعبیر ان کے پیر و مرشد کے نزدیک یہ ہے کہ ان چوہوں سے مراد مولوی محمدؐ علی اور خواجہ صاحب ہیں اب بتائیں محمدؐ ابراہیم خان صاحب کہ ان کا اپنا عقیدہ درست ہے۔ یا اس کا جو ان کے یقین میں خدا سے علم سے پانیوالا اور خلیفہ برحق ہے۔ دونوں صورتوں میں ہمارا مطلب حاصل ہے۔ (اکمل)

فہرست نومبائعین

مسماۃ کریم بی بی۔ فیروز والہ گوجرانوالہ
گل محمد۔ کوٹہام۔ جہلم
اکبر علی۔ چٹاگانگ۔
اشتیاق علی گورداسپور
مستری محمد حسین۔ بیلان۔ گجرات
اہلیہ منشی حسین بخش۔ منٹگمری
احمد مقبول پیگو
عباس علی ″
سید فرزند حسین عنبر انوالہ۔ سیالکوٹ
اہلیہ صاحبہ امام الدین۔ جالندھر

اہلیہ صاحبہ بابو محمد عثمان صاحب لکھنؤ
امام الدین۔ اوڑہ۔ سیالکوٹ
عمر الدین ″ ″
مستاکریا۔ ہوشیار پور
عبد الرشید۔ ڈیرہ ڈوں
شرف الدین۔ ہوشیار پور

بیعت خلافت

محمد یعقوب۔ بٹھنڈہ
احمد دین۔ امرتسر
محمد دین صاحب۔ کولو وزیرآباد
میزان ۱۹

شرائط بیعت اور فارم بیعت

مع مختصر توضیح عقائد احمدیہ

عربی۔ انگریزی اور اردو میں چھپ کر دفتر ترقی اسلام میں طیار ہیں۔ جن احباب کو ضرورت ہو ٹکٹ ڈاک بھیج کر دفتر ترقی اسلام سے طلب فرمادیں۔

شیر علی سیکرٹری ترقی اسلام قادیان

نادر تحفہ

حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین رح کی بیاض سے

یہ حضرت مغفور کی مجرب گولیاں ہیں ان کے فوائد ہدیہ ناظرین ہیں (۱) جن اصحاب کو دماغی محنت کرنے سے تکان ہو اور ضعف دماغ کیوجہ سے نسیان ہو انکے لئے حکم مسیحائی رکھتی ہیں۔ دماغی کوفت و تکان کیسی ہی ہو ان کے استعمال سے طبیعت بشاش ہو کر تمام تکان رفع ہو جاتی ہے۔

(۲) اعضاء رئیسہ کی کمزوری کے لئے اکسیر ہیں۔

(۳) تمام بدن کی کمزوری کے لئے تریاق ہیں۔

(۴) پٹھوں کی تمام کمزوری کے لئے اپنے اندر برقی طاقت رکھتی ہیں۔ بلکہ یوں کہنا خلاف نہ ہوگا کہ بدن کے لئے اکسیر البدن ہیں۔ قیمت چوبیس گولیاں عہ۔ ملنے کا پتہ
دوائی خانہ ہمدرد بیماران۔ قادیان ضلع گورداسپور

۱۰۔ اکتوبر کے بعد

ظہور المہدی کی قیمت

دو روپے ہو گی۔

ظہور المہدی جس میں تمام عقائد احمدیہ آمنت باللہ سے لیکر یوم آخر تک مفصل و مدلل بہ آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ مندرج ہیں۔ آج کل **سوا روپیہ** میں ملتی ہے۔ ۱۰ اکتوبر کے بعد دو روپے کو ملیگی جو صاحب منگوانا چاہیں اب منگوالیں

ملنے کا پتہ

تشحیذ قادیان

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہوتا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ کا بتایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند جالا۔ پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند کے لئے نہایت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عا قسم دوم عہ قسم سوم عہ اصلی ممیرا قیمت عنہ فی تولہ ہے۔

ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر گھس کر سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ خاصکر جنکی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں انکے لئے بہت مفید ہے۔

سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی یہ عبارت ہے مقوی جمیع اعضائے نافع صرع مشہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فاسد بلغم و قاتل کرم شکم کے لئے بہت مفید ہے صبح ہمراہ شیر گاؤ بقدر دانہ نخود استعمال فرمادیں

لنگیاں اور کلاہ ہر قسم اور ہر رنگ کی شہدی شاہ پوری بادامی سیاہ پشری صافے ہر قسم کے مل سکتے ہیں

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

میدہ کی سیویاں بنانیکی مشین

یہ عجیب و غریب مشین ہم نے خاص و عام کی سہولیت کیلئے اپنے کارخانہ میں تیار کی ہے اس میں میدہ باہر سے ڈالا جاتا ہے بچہ سے لیکر جوان تک اس کا استعمال کر سکتا ہے اس میں سیویاں ایک گھنٹہ کے اندر اندر ۲ سیر تک بن سکتی ہیں۔ قیمت میں ارزاں اور وزن میں بھی صرف ایک سیر ہے تاجروں کے لئے خاص رعایت ہو گی قیمت فی مشین مع دو عدد چھلنیاں موٹی اور باریک عہ۔ ڈیڑھ روپیہ ملنے کا پتہ

مستری فضل کریم نزد دہان خانہ حضرت مسیح موعودؑ قادیان